بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

نمبر ۲۳ | دار الامن و الامان قادیان ۲۴ جون ۱۹۰۱ء | جلد ۵

کلمات طیبات امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۵ جنوری ۱۸۹۸ء کو خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ کے ایل ایل بی کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خبر آئی مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام بیٹھ گئے اور مندرجہ ذیل مختصر سی تقریر فرمائی۔ ایڈیٹر

انسان کو ہر قسم کی کامیابی کے موقع پر ایک خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لہو لعب تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیاء خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے مگر یاد رکھو کہ یہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے ساتھ دل لگاؤ گے تو سخت حرج ہوگا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

دنیا کی کامیابیاں ابتلا سے خالی نہیں ہوتی ہیں قرآن شریف میں آیا ہے خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے۔ اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجائے تو زندہ ہی مر جاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے لیکن جہنمی زندگی اور موت دشوار ترین چیز ہے سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہو کر اور بھی سعید ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھتا ہے اسکو ایک مزہ آتا ہے جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے۔ اور دنیا کی کامیابی خدا شناسی کا ایک بہانہ ہو جاتی ہے ایسے آدمیوں کے لئے یہ دنیوی کامیابیاں حقیقی کامیابی کا (جسکو اسلام کی اصطلاح میں فلاح کہتے ہیں) ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھکر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے ہو کہ دولتمند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خنداں رہتے ہیں مگر ان کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے جسکو کھجلانے سے راحت ملتی ہے لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ خون نکل آتا ہے۔ پس ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اسقدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر ناز مت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت

خاتم النبیین تھے صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے آنحضرت ؐ پر کمالات نبوت ختم ہوے۔ کمالات نبوت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم نبوت ہوا۔ جو خدا تعالےٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اسکو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بنالے۔ دیکھو امتحان دینے والے محنتیں کرتے کرتے مدقوق کی طرح بیمار اور کمزور ہوجاتے ہیں پس تقوی کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اُٹھانے کے لئے طیار ہوجاؤ۔ جب انسان اس راہ پر قدم اُٹھاتا ہے تو شیطان اُسپر بڑے بڑے حملے کرتا ہے لیکن ایک حد پر پہونچکر آخر شیطان ٹھہر جاتا ہے یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب انسان کی سفلی زندگی پر موت آکر وہ خدا کے زیر سایہ ہوجاتا ہے۔ وہ مظہر الٰہی اور **خلیفۃ اللہ** ہوتا ہے۔ مختصر خلاصہ ہماری تعلیم کا یہی ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں کو خدا کی طرف لگادے

حضرت مسیح کے بے باپ پیدا ہونے کے متعلق ذکر تھا

فرمایا

(ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالےٰ کو سب طاقتیں ہیں نیچری جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ اُن کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی * جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کسیکو بے باپ پیدا نہیں کرسکتا ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اسرائیل کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ تمھاری حالتیں ایسی ردی ہوگئی ہیں کہ اب تم میں کوئی اس قابل نہیں جو نبی ہو سکے یا اس کی اولاد میں سے کوئی نبی ہو سکے اسواسطے آخری خلیفہ موسوی کو اللہ تعالیٰ نے بے باپ پیدا کیا اور انکو سمجھایا کہ اب شریعت تمھارے خاندان سے گئی اسی کی مثل اللہ تعالیٰ نے آج یہ سلسلہ قائم کیا ہے کہ آخری خلیفہ محمدی یعنی مہدی و مسیح کو سیدوں میں سے نہیں بنایا بلکہ فارسی الاصل لوگوں میں سے ایک کو خلیفہ بنایا تاکہ یہ نشان ہو کہ نبوت محمدی کی گدی کے دعویداروں کی حالت تقوی اب کیسی ہے۔)

فرمایا

انبیا کا قاعدہ ہے کہ شخصی تدبیر نہیں کرتے نوع کے پیچھے پڑتے ہیں۔ جہاں شخصی تدبیر آئی وہاں چنداں کامیابی نہ آئی۔ چنانچہ حضرت **عیسی علیہ السلام** کے ساتھ یہ حال ہوا)

مدت کی بات ہے کہ ایکدفعہ حضرت مولوی **نور الدین** صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں کوئی مجاہدہ مجھے بتلائے

آپ نے فرمایا

کہ عیسائیت کے رد میں کوئی کتاب لکھو

تب حضرت مولوی نور الدین صاحب نے کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب دو جلدیں لکھیں

پھر ایک دفعہ ایسا ہی مولوی صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا۔ حضرت نے

فرمایا

آریوں کے رد میں کتاب لکھو۔

تب مولوی صاحب نے **تصدیق براہین احمدیہ** لکھی۔ اور فرمایا کہ ان ہر دو مجاہدوں میں مجھے بڑے بڑے فائدے ہوئے۔

---

* **نوٹ** شاید نیچریوں نے اسی لحاظ سے کہ وہ مردہ اور کمزور خدا ہے دعا اور استجابت دعا سے انکار کردیا ہے

سراج الحق نعمانی

بقیہ مضمون تقریر

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۲۲ جلد ۵

اُس نے تین حربے نکالے ہیں **پہلا حربہ** وہ تھا جو عیسائیوں کے مباحثہ میں (جو بمقام امرت سر ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا) نکالا۔ کہ ہر ایک الہامی اور آسمانی کتاب کی یہ نشانی ہے کہ وہ دعوی اور دلیل اپنے اندر سے بیان کرے ہم جو دعوی قرآن کریم کی صداقت۔ اسلام کی حقانیت۔ رد الوہیت مسیح کی تردید وغیرہ وغیرہ قرآن کریم ہی سے پیش کریں گے اور ان کے ثبوت میں دلائل بھی قرآن کریم سے دینگے ایسا ہی آپ اپنے دعاوی اناجیل سے پیش کریں اور اُن کا ثبوت بھی اناجیل ہی سے دکھلائیں۔ اس کارگر حربہ نے **عیسائیت کی ہیکل** کو ہی چکنا چور کردیا۔ اور انجیل کی بے بسی کی تصویر مجسم ہوکر سامنے آکھڑی ہوئی۔ اب اگر کوئی **میرا دل** لے کر سوچے تو اُسکو معلوم ہوگا کہ اس دن سے اس اصول کی عظمت ایک دم کے لئے بھی میرے دل سے محو نہیں ہوئی۔ یہ وہ اصول ہے جس نے قرآن کریم کے جلال کو پھر دنیا میں قائم کردیا۔ میرے دوستو اتا الیل میں غور کرو۔ اپنے بستروں پر تنہائی کی گھڑیوں میں سوچو کہ یہ کیسا عظیم الشان اصول ہے۔ مبارکی ہو **اے مسیح تیرے لئے** فرشتوں اور مومنوں کے برکات تیرا ور الآباد کے لئے ہوں خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کسقدر باتیں تو نے اپنی روح میں ترتیب دی ہونگی جنکا یہ **عطر** پیش کیا۔ سب سے پہلے تو اسکو (مسیح موعود علیہ السلام) یہ شعور ہوا کہ یہ فیضان قرآن کریم کا

دنیا کی اور کسی کتاب میں نہیں۔ اور پھر غور اور پورے فکر کے ساتھ دیکھا کہ قرآن کریم اپنے دعاوی کے دلائل کی ترتیب کیسی رکھتا ہے ان سب امور پر ایک غائر نظر کرنے کے بعد یہ اصول پیش کیا گیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیسا صاف اصول ہے دیکھو قرآن کریم دعوی کرتا ہے کہ خدا ہے اور پھر اُس کا ثبوت دیا۔ پھر کہا کہ خدا ایک ہے نہ دو ہے نہ تین ہے اس کا ثبوت دیا ثبوت ضروری ہے اس کے ثبوت دئے جزا و سزا۔ موت کے بعد دوسرا عالم ہے اس کے ثبوت دئے۔ یہ امر مینے بطور نمونہ بیان کیا ہے ورنہ میری روح اس اصول پر غور کرکے پہروں لذت اُٹھایا کرتی ہے۔ اور جب کبھی کوئی باریک سی باریک بات علوم روحانی کے متعلق میں معلوم کرتا ہوں اور پھر قرآن کریم میں اُس کا بیان پاتا ہوں تو میری روح ذوق سے سرشار ہو جاتی ہے اور میں وجد کر اُٹھتا ہوں۔ غرض ہر ایک شخص سوچ سکتا ہے کہ کیسی باریک نگاہ ہمارے امام کی ہے۔ اس جلسہ مباحثہ میں حضرت مولانا مولوی **نور الدین** صاحب بار بار مجھے کہتے تھے کہ مرزا صاحب کیا پیش کریں گے مگر جب اُنھوں نے یہ اصول سُنا چونکہ آپ فہیم اور قرآن کریم پر خوب غور کرنیوالے تھے اُن پر وجد کیسی حالت طاری ہوگئی۔ اور فرمانے لگے کہ کیا کہوں آب زر سے یا کس چیز سے لکھنے کے قابل یہ اصول ہے۔ غرض خدا کا مسیح موعود اس نتیجہ پر پہونچ چکا تھا کہ عیسائی جو مسیح کی نسبت دعوی کرتے ہیں کہ وہ ابن اللہ اور ہمیشہ کا قادر مطلق خدا ہے یہ صرف اُن کی زبانی لن ترانی ہے ورنہ انجیل میں تو خاک بھی نہیں نہ یہ دعوی اور نہ اس کے ثبوت میں دلائل یہ اصول سنکر نصاری ظلم عظیم کے حامی کیا کچھ بھی نہیں اے ظلم عظیم کے حامیو! کچھ تو بولتے !!!۔

دوسرا حربہ جس نے اس نادان قوم کو سخت زخم لگایا ہے وہ **لعنت کا حربہ** ہے جنھوں نے اپنی دور اندیشی اور بڑی بڑی کیٹیوں کے بعد ایک بات اپنے مذہب کی تائید میں بنا رکھی تھی خدا کی قدرت خدا کے اس برگزیدہ مسیح نے اسی بات کو اُن پر دے مارا۔ وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ خدا ہمارے گناہوں کے بدلے ملعون ہو گیا ہے اب ہم آزاد اور سزائے خداوندی سے بری ہیں۔ مگر حقیقت سے ناآشنا اس کی فلاسفی پر غور نہ کرسکے کیونکہ باطل پرست کی نگاہ تیز اور دور بین نہیں ہوتی۔ حضرت اقدس نے اس راز سربستہ کو ایسا کھولا اور اُن کی جوتی اور اُنھیں کا سر ایسا اس مسئلہ کو اُن کے مُنہ پر مارا کہ آجتک اس زخم سے چلاتے ہیں۔ اور کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بتلایا کہ لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ ملعون خدا سے بیزار اور خدا اُس سے بیزار اُس کا دل شیطان کے وساوس کا نشیمن ہو۔ یا یوں کہو کہ لعین شیطان کا مترادف ہے۔ پس جب مسیح بقول نصار ے ملعون ہو چکا تو گویا وہ خدا سے دور ہو کر مخذول اور مردود ہو گیا جب خود اُس کی یہ حالت ہے تو وہ کسی دوسرے کی اصلاح کیا کرے گا ؟۔

اس حربہ نے مردہ پرست قوم میں تہلکہ مچا دیا اور وہ ایسے مبہوت ہوئے ہیں کہ آجتک کوئی جواب نہیں بن سکا۔ اور ملعون خدا کے پجاری ملعون ہی رہے۔

تیسرا حربہ جس کے کاری زخم نے ایسا درد اس باطل پرست قوم کو پہونچایا ہے کہ جسکی ٹیس سے یہ آجتک ہائے ہائے پکار رہے ہیں اور جس نے ایسا دُکھ پہونچایا ہے کہ کبھی نہ پہونچا ہو یہاں تک کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کے مدعی اور خدا کے لیے بے ضرر بننے ہونے کا دعوی کرنے والے کراہنے لگے وہ جو بلند دعوے کرتے تھے کہ ہم نرم خو ہیں اور خدا تعالی کی سچی تعلیم قوای انسانی کی آبیاری کرنے والی مقدس تعلیم کو ظالمانہ اور جہاد کی تعلیم ظلم کی راہ سے کہتے تھے اور اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کینہ ور اور بے رحم کہا اُنکے انتقام کے لئے ہتھیار و نکی طرف اپیل کرنیوالا کہا یہ مسیح کے لیے آج درد سے چلا رہے ہیں اور خطرناک رعب کے نیچے آگئے ہیں **وہ مسیح کی موت کا حربہ ہے** جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود نے ان تمام تکلیفوں کا جو ان مسیح کے بتوں نے ہمکو پہونچائی تھیں انتقام لیا۔ مسیح کی موت کے مسئلہ نے نصارا کے گھر میں ماتم ڈالدیا اور وہ موت جو ان کے لئے خوشی کا موجب تھی غم کا باعث ہوگئی۔

شاید بعض لوگ کہیں کہ عیسائی تو پہلے ہی مسیح کی موت کے قائل ہیں اور اسکو اپنی نجات کا موجب قرار دیتے ہیں پھر اس میں انکو غمناک بنانیوالی بات کیا تھی ؟ یاد رکھو عیسائی مسیح کی صلیبی موت کے قائل ہیں مگر حضرت مسیح موعود نے یہ ثابت کیا کہ

مسیح صلیب پر سے زندہ اُتر آیا اور اُس نے مرہم عیسی کے ذریعہ شفا پائی اور پھر اپنی طبعی موت سے کشمیر میں آکر مر گیا جہاں اب تک اُس کی قبر خان یار کے محلہ سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔

باقی آیندہ

باطل کرتا ہے والحمد للہ رب العلمین۔

ازبسکہ اب فیصلہ ہو گیا ہے کہ میگزین متواتر نکلنا شروع ہو جائے گا لہذا اُن بھائیوں کی خدمت میں التماس کیا جاتا ہے جو اس کے لئے چندہ لکھوا چکے ہیں کہ وہ جلد اپنا اپنا چندہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور کی خدمت میں ارسال کر دیں اور توقف نہ کریں۔ اور جو بھائی ہنوز شامل نہیں ہوئے وہ اپنی شمولیت سے اُس کمی کو پورا کریں جو چندہ دہندوں کی کمی تعداد کی وجہ سے رہ گئی ہے۔

خداوند کریم عز اسمہ ہمارے بھائیوں کو اپنے نیک کاموں کی روز افزوں توفیق بخشے اور انہیں بصیرت اور شرح صدر سے علم ہو جائے کہ آج وہی ایک قوم ہے جس کا روپیہ سچ سچ خدا کے دین کے اعلا میں خرچ ہو رہا ہے اور یہی وہ انفاق ہے جس کی نسبت خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہے کہ اُسے بیشمار سود کے ساتھ انہیں واپس دے گا۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین وآلہ اجمعین

عاجز عبد الکریم از قادیان

فٹ نوٹ

میگزین میں جس قدر مضامین حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام یا اور بزرگان ملت کے قلم سے نکلیں گے انشاء اللہ تعالے اردو داں پبلک کے لئے الحکم اس سنت کو پیش کرتا رہے گا۔

ایڈیٹر

ڈائری

امامنا علیہ الصلوۃ والسلام

مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب

فرمایا

تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ **تقویٰ** خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو۔ ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے **پیاروں** کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اُٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھکر تردد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں۔ خدا تعالی نہیں چاہتا کہ اس کے دل کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصلحت کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء اللہ کے لئے تکلیف اس قسم کی نہیں ہوتی جیسی کہ یہود کو لعنت اور ذلت ہو رہی ہے جس میں اللہ تعالے کے عذاب اور اس کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ انبیاء شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرتے ہیں۔ خدا تعالے کو اسلام کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی مگر دیکھو جنگ حد میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے اس میں یہی بھید تھا کہ آنحضرت کی شجاعت ظاہر ہو۔ جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہو گئے کہ میں اللہ تعالے کا رسول ہوں۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقعہ نہیں ملا۔

ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ صرف اتنے پر وہ مغرور نہ ہو جائے کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا چوری وغیرہ نہیں کرتے۔ ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں۔ **تقویٰ** کا مضمون باریک ہے اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی **ریاکاری** ہو خدا اُس کے عمل کو واپس اُلٹا کر اُس کے منہ پر مارتا ہے۔ **متقی** ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تو نے قلم چرایا ہے تو تو کیوں غصہ کرتا ہے۔ تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے۔ یہ طیش اس واسطے ہوا کہ روبحق نہ تھا جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ **متقی** نہیں بنتا معجزات اور الہامات بھی **تقویٰ** کی فرع ہیں۔ اصل **تقویٰ** ہے۔ اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول **تقویٰ** کے پیچھے لگو جو **متقی** ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں۔ اور اگر **تقویٰ** نہیں ہے تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے کسی کے **تقویٰ** کو اُس کے ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اُس کی حالت تقویٰ سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے **تقویٰ** کی منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو جتنے **نبی** آئے سب کا مدعا یہی تھا کہ **تقویٰ** کی راہ سکھلائیں **ان اولیاءہ الا المتقون**۔ مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے کمال نبی کا کمال امت کو چاہتا ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دلچسپ واقعات

مردم خوار یکا مقدمہ - جنوبی سیریا میں جوڈیشل تحقیقات سے مردم خواری کے مہیب ناک مقدمہ کا پتہ لگا ہے - موضع پر اسیرگ متصل مارگبرگ میاں بیوی اس جرم میں ماخوذ ہیں کہ انھوں نے اپنی ایک بائیس سالہ دختر کو ہلاک کیا - ملزموں نے اپنی بیٹی کو ہلاک کر کے اُس کے تمام جسم کو کھانے کی نسبت اقبال کیا اور بیان کیا کہ اس امر کو مخفی کرنے کے لئے اسکی ہڈیاں جلا دی گئیں -

لارڈ پادری لندن - بشپ آف لندن کی تنخواہ دس ہزار پونڈ سالانہ ہے جس پر ٹکس شرح بیمہ وغیرہ جو پندرہ فیصدی سے کم ہونگے منہا کرنے سے ساڑھے آٹھ ہزار پونڈ باقی رہتے ہیں - لارڈ بشپ کا جو سالانہ خرچ ہوتا ہے - اس سے بہت کم لوگ واقف ہونگے نیسوں اور محل کے اثاث کے مصارف ادا کرنے کے بعد بشپ صاحب کے دیگر مصارف کے واسطے بہت کچھ کم باقی رہتا ہے -

مکتی فوج - یہ فوج بستائیس مختلف زبانوں میں نکلتے ہیں -

معمر شخص - لنڈائی روڈ انسی رئیس ماسکو دنیا میں سب سے معمر شخص ہے اسوقت اس کی عمر ایکسو ستیس برس کی ہے -

برف کی پائداری - بحر اٹلانٹک میں برف کے پہاڑ بسا اوقات دو دو سال تک قائم رہتے ہیں -

لاوارث مال - لندن میں ریل کرایہ کی گاڑیوں میں تقریباً اکیس ہزار پونڈ کا مال لوگ بھول جاتے ہیں -

کلب الکلب - افسوس ہے کہ ہائیڈرو فوبیا یعنی کلب الکلب کی بیماری کراچی میں وبائی صورت میں نمودار ہوئی ہے - شدت گرما کے باعث انسان اور کتے یکساں پاگل ہو رہے ہیں - مسٹر بلکسیلے کمشنر کراچی کو ان کے کتے نے کاٹا جو بعد میں پاگل ثابت ہوا - لہذا صاحب مذکور علاج کے واسطے کسولی گئے ہیں -

معلق پل - شملہ سے آگے رامپور میں دریائے ستلج پر ایک معلق پل تیار کیا جائے گا جس کی لاگت کا تخمینہ تیرہ ہزار روپیہ کیا گیا ہے - یہ رقم لوکل گورنمنٹ اور راجہ صاحب بشہر بہم پہنچائیں گے -

آہنی قلم - یہ قلم سب سے پہلے ۱۸۳۰ء میں پیری صاحب کے کارخانہ واقعہ برمنگھم میں تیار کئے گئے تھے اور بحساب دو روپیہ فی نب بکتے تھے اب شہر مذکور میں ہفتہ وار دو لاکھ نب تیار ہوتے ہیں - اور کارخانہ مذکور میں اس قدر نب تیار ہوتے ہیں کہ انپر ہفتہ وار آٹھ ٹن لوہا صرف ہوتا ہے -

بھوکھ کا اثر - عرصہ تک بھوکا رہنے سے حیوانوں کا وزن ضرور ہی کم ہو جاتا ہے یہ رفتار پہلے بہت جلد شروع ہوتی ہے مگر بعد میں دھیمی پڑ جاتی ہے اس طرح موت واقعہ ہونے کا عرصہ مختلف انسانوں میں ان کے وزن کے مقدار پر منحصر ہوتا ہے - انجام کے وقت فربہ حیوانوں کا وزن نصف اور لاغر آدمیوں کا ۱/۵ حصہ باقی رہ جاتا ہے - اس واسطہ سے ایک سو پینتالیس پونڈ گھٹ جاتا ہے - تندرست آدمیوں نے پچاس یوم تک کھانے کے بغیر پانی پر گذارہ کیا ہے - ایک جرمن حکیم نے ایک عورت کا تذکرہ کیا ہے جو پینتالیس یوم بھوکی رہی اور اسکا وزن ۱۵۴ پونڈ میں سے ۴۴ پونڈ گھٹ گیا تھا -

جگر میں زخم کے بعد زندگی - جگر میں جن لوگوں کو زخم کاری لگے ان کے اس صدمہ کے بعد زندہ رہنے کی نظیریں موجود ہیں - بہت عرصہ نہیں گذرا کہ ایک شخص جس کا دل باجہ کی طرح سُریلا تھا سپرنگفیلڈ میسا چوسٹ کے ہسپتال میں زیر علاج تھا اس کے دل کی ہر ایک حرکت پر سارنگی کی طرح صدا نکلتی تھی اس شخص کو ایک روسی کاسک نے جگر میں خنجر مارا تھا - جس سے یہ سُر پیدا ہو گئے - کینیڈا کے ایک افسر مسمی لفٹننٹ ملٹی نے دسمبر ۱۹۰۰ء میں رپورٹ کی کہ اسکو جگر میں زخم مہلک لگا تھا - اب یہ پریٹوریا کے ہسپتال میں صحت یاب ہو رہا ہے حالانکہ اس کے جینے کی کوئی توقع نہیں تھی - یہ جنگ جنوبی افریقہ کا تازہ تجربہ یا واقعہ ہے -

درختوں پر سُروں کا اثر - ایک باجہ نواز کا بیان ہے کہ جب میں ہارمونیم بجاتا ہوں میرا عقلمند پودہ پھولتا پھلتا ہے - اور درست نظر آتا ہے اور جب میں یہ کام بند کرتا ہوں پودہ مذکور کانپتا ہے - جس سے اس امر کا پتہ ملتا ہے کہ گانے کی سریں صرف حیوانوں پر ہی اثر نہیں کرتیں بلکہ پودوں پر بھی اثر کرتی ہیں -

عجیب سکہ - ایڈورڈ اول کے عہد میں ایک سکہ اطرنفل کی شکل کا تھا جس میں سرخ رنگ کا ایک پتھر جڑا ہوا تھا اسکی نسبت روایت ہے کہ اگر مویشیوں میں وبا پھیلے تو اس پتھر کو پانی میں دھو کر مویشیوں کو پلاتے ہیں -

گلاب کا پھول - کالیفورنیا میں گلاب کا ایک درخت پچیس برس سے بویا گیا ہے اور روز بروز بڑھتا جاتا ہے - اسکے تنہ کا محیط دو فٹ نو انچ ہے اور اسکی بڑی بڑی شاخوں کا گھیرا اس سے کم نہیں ہے جنوبی افریقہ میں کثرت سے ایسے گلاب کے پودے ہیں کہ جن میں دس دس اور پندرہ پندرہ ہزار پھول لگتے ہیں اور ستوبن واقع ہالینڈ میں گلاب کے ایک ایک درخت سے ایک ایک وقت میں چھ چھ ہزار پھول پیدا ہوتے ہیں -

دنیا کا ہفتہ

(مذہبی دنیا)

پوپ آف روم نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ عیسائیت زوال پر ہے اس کے ثبوت میں طاقتوں کی فوجوں کے مظالم پیش کئے۔ جو چین میں کئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر) سچ ہے کہ صلیب کے لئے مسیح موعود جو آگیا پھر عیسائیت کا زوال کیوں نہ ہو؟

مکتی فوج اس وقت ۴۸ مختلف ممالک میں اپنا کام کر رہی ہے اس کے ۵۵ اخبار اور رسالے ۲۱ زبانوں میں شائع ہوتے ہیں (ایڈیٹر) اب وقت آگیا ہے کہ قلم کے ذریعہ اس سحر فرنگ کے مقابل ایک معجزہ ظاہر ہو اس لئے ضرورت ہے کہ ہمارے ناظرین الحکم کی توسیع اشاعت میں سعی کریں اور میگزین کی کے لئے پورے طور پر معاون ہوں۔

ولایت کے ایک عیسائی اخبار میں شائع ہوا ہے کہ امریکہ کے ایک عیسائی فرقہ مورا کو نام کا عقیدہ ہے کہ بن بیاہی عورت کو بہشت نصیب نہیں ہوتا اس خیال سے وہاں ایک عیسائی عورت نے بستر مرگ پر شادی کی۔

غازیپور کے ایک پیر صاحب کی عشقبازی کی کہانی اسطرح پر بیان کی جاتی ہے کہ آپ ایک مرید کی جورو پر عاشق ہوئے مرید کی رقابت کو گوارا نہ کر سکے معشوق کے خاوند اور اس کے ایک دوست کو بلکر (؟) خشت میں سنکھیا دیدی جس سے دونوں مرگئے پیر صاحب کو مقدمہ میں حبس دوام کی سزا ہوئی۔ (ایڈیٹر) افسوس ان پیرزادوں کی ایسی حالت ہو رہی ہے اس پر بھی نادان کہتے ہیں کہ کسی مامور من اللہ کی ضرورت نہیں

ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کرزن سیٹ نے زیارت میں تعمیر مسجد کے لئے قطعہ اراضی عطا کرنیکے علاوہ ایکسو روپیہ چندہ بھی مرحمت کیا۔

لاہور سے عنقریب ایک انگریزی ماہواری رسالہ شائع ہونیوالا ہے جسکا نام ہوگا **ریویو آف ریلیجنز** جس میں بڑے بڑے زبردست معقول۔ مدلل اور علمی

اسلامی دنیا

دہلی میں مسٹر ویلس نام ایک انگریز نے اسلام قبول کیا۔ جس کا نام عبد اللہ رکھا گیا۔

اخبار شام دمشق لکھتا ہے کہ بعلبک میں جرمن انجنیر ایک قلعہ کھود رہے تھے کہ وہاں سے کئی ہزار نقرئی سکہ برامد ہوا جن پر سکندر لکھا ہوا ہے

قلمروئے عثمانیہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی سرکاری عہدہ دار دانہ گھاس یا اور کوئی چیز غریب لوگوں سے جبراً بلا قیمت نہ لے ورنہ سزا پائے گی۔

فرانس کے دولتمندوں سے ایک شخص مسمی جوزف بلاتونی اسلام بول میں اپنے کنبہ سمیت مسلمان ہوگیا اسکا نام احمد شریف رکھا گیا۔ اس کی بیوی کا نام فاطمہ شریفہ بڑی لڑکی کا نام عمر شریفہ اور چھوٹی کا امین شریفہ۔

امیر کابل نے شاہ ایران کو ایک مطلا قلمی قرآن شریف بدیتہً ارسال کیا ہے۔ جس کی جلد میں ۱۲۷ موتی اور ۲۲ یاقوت سرخی اور ۱۰۶ الماس جڑے ہوئے ہیں ان کل جواہرات کی قیمت ساڑھے چار لاکھ روپیہ ہے (ایڈیٹر) افسوس ہے کہ یہ ہدیہ اصل تحفہ کو بھی بیکار کر دے گا۔

قرآن کریم کی اصل غرض جیسا کہ اسکے نام معلوم ہوتا ہے **پڑھنا** اور اسپر عمل کرنا چاہیے مگر یہ گران بہا تبر اس کو نہایت حفاظت کے ساتھ کسی خزانے کے تہ خانے میں رکھوا دیں گے۔

حجاز ریلوے پر کام کرنیوالوں کے لئے سلطان المعظم نے بہت جلد ایک سفری شفاخانہ طیار ہونے کا حکم دیا ہے

قونیہ کے مسلمانوں نے باہم چندہ کر کے پچاس ہزار پونڈ کی لاگت سے ۱۵۰ بیڈ میں ایک عالی شان صنعتی کالج قایم کیا ہے۔

حرمین شریفین کے ان خاص مذہبی مصارف کے لئے جو ہاں بجلی و تلوں خرچ کرنے پڑے وزیر اعظم کے حکم سے ان ملازموں سے جو ڈیڑھ ہزار ماہواری سے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں ماہ کی تنخواہ میں سے دسواں حصہ بطور چندہ لیا گیا۔

ہندوستان

بدھ مندر گیا کی مرمت گورنمنٹ نے ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کے صرف سے کرائی ہے لکھا جاتا ہے مارچ سنہ ۱۹۰۲ میں لارڈ کرزن ہندوستان کے عبث کا مندر انجمنی کا اہتمام لیں گے۔

آگرہ میں روضہ تاج محل کے متصل افتادہ زمین پر باغ لگایا جاوے گا۔

ہندوستانی ٹکسالوں میں دیسی ریاستوں کے سوا سرکاری روپیہ کا سکوک کرنا بند کر دیا

ہمعصر بنگالی نے ایک سرکلر کا پتہ لگایا ہے جس میں انسپکٹر جنرل پولیس بنگال ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹوں کے نام حکم بھیجتے ہیں کہ یورپین اور یوریشین اس میں خاص طور پر بھرتی کئے جاویں۔

مردم شماری کے نقشہ جات میں ابکے اس خاص امر کا لحاظ کیا جاوے گا کہ ہندوستان میں کم سنی کی شادی کی رسم کہاں تک جاری ہے

بہاری لال سٹیشن ماسٹر ہردوئی کو ایک سال کی سزا اس علت میں عدالت سشن جج سے ہوئی کہ اس نے ایک مسافر کو ۵۰ روپیہ لینے کی غرض سے سٹیشن پر رات کو روک رکھا

چھاولی کانپور سے کہاں تک ٹیکس اور میرٹھ سے صفائی ٹیکس گورنمنٹ ہند نے معاف کر دیا

صاحب ڈائرکٹر جنرل ہندوستان نے حکم دیا ہے کہ عدالتوں کے سمن اور دیگر اس قسم کی دستاویزوں پر اگر ڈاک کی معرفت روانہ ہوں وہ محصول لیا جاوے جو چٹھی کے لئے مقرر ہو

سنہ ۱۹۰۰ء میں ہندوستانی زمینوں سے ½ ۱۷ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوئی سال مذکور میں ۱۳۰ میل جدید ریلوے افتتاح ہوئی۔

کلکتہ مٹی میں انجمن ہمدردی حیوانات نے ایکسو بیس زخمی مویشیوں کے مالکوں کو ۱۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دلائی۔

مسٹر رسلی کمشنر مردم شماری نے کھتریوں کو ایک ادنی قوم ظاہر کیا ہے جس کی تردید کے لئے ۲۹ جون کو دہلی میں کھتری کانفرنس ہونیوالی ہے

ہندوستانی قحط فنڈ میں ایک کروڑ ۴۵ لاکھ روپیہ وصول ہو چکا ہے اب فنڈ کو بند کر دیا گیا ہے۔

پنجاب اور سرحد

دہلی کے لال قلعہ کے دروازہ میں ایک گورہ لو لگنے سے ہلاک ہوا۔

جلالپور میں ایک یورپین ٹکٹ کلکٹر زنا بالجبر کے الزام میں زیر مواخذہ ہے

شملہ سے موضع رامپور کے قریب ایک اویزان پل تعمیر ہونے والا ہے مصارف طیاری کا اندازہ ۱۳ ہزار روپیہ ہے

سرحدی چکی مارن (دنبوق) پر ۸ جون کی دوپہر کو لوٹیرے آپڑے ۱۲ رفلین لوٹ کر لے گئے۔

راولپنڈی کے مشہور رئیس سردار سوجان سنگھ آنجہانی کے بیٹوں کا باہم مقدمہ چل رہا ہے۔ اب ۶ جولائی امور تنقیح کے لیے مقرر ہوئی ہے۔

چکدرہ میں سوات ندی پر مستقل پل بنانے کا حکم دیا گیا ہے اکتوبر میں کام شروع ہوگا اویزان پل نہ رہے گا۔

شہر لودہانہ اور ہوشیارپور کی تحصیل اونہ کو طاعون سے پاک قرار دیا گیا۔

میرانشاہ (ٹوچی) میں ۵ جون کو ایک سکھ سپاہی اوکنڈ نامی گاؤں میں گیا وہان اس نے تلوار سے ایک لڑکے اور لڑکی کو قتل کر ڈالا گاؤں کے لوگ پیچھے دوڑے آخر گرفتار ہوکر میرانشاہ حاضر کیا گیا۔ قاتل کا بیان ہے کہ بھنگ کے نشہ میں مدہوش تہا۔

پنجاب بنکنگ کمپنی کا ارادہ ہے کہ اپنا ایک برانچ آفس جالندہر میں بہی کہولے۔

قلعہ لوکہارٹ۔ گلستان۔ دہارسنگار۔ حاتیغ داراور شنواری کی چوکیون کے لئے جن مین سماہنہ رائفلز فوج تعلہ نشین کی گئی ہے ۱۰ ہزار روپیہ ابتدائی مصارف کیواسطے اور ۶ ہزار سات سو روپیہ سالانہ اخراجات کے لیے منظور ہوئے ہیں۔ ان چوکیون میں پانی پکہالون مین بہرکر خچرون پر پہونچایا جاوے گا۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ پنجاب نے منظوری دی ہے کہ عیسیٰ خیل کی تعزیری پولیس اور ایک سال تک رکہی جاوے اور نیز ضلع بنوں کے بعض دیہات میں بہی۔

معلومات اور نئی باتین

ترک اور **پارسی** دنیا بہر کی باقی تمام اقوام سے زیادہ تمباکو پینے والے ہیں چین میں مرد اور عورتیں اوائل عمری سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں

انگلستان میں ہرسال پانسو آدمی بہوک سے مرجاتے ہیں انمیں سے سو خاص لنڈن کے ہوتے ہیں باقی تمام برطانیہ کلان کے۔

ہندمین جب سے نمک کا محصول بڑہایا گیا ہے اس وقت سے یہان نمک کا خرچ ۲ کروڑ سیر کے قریب کم ہوگیا ہے۔

ولایت کا ایک اخبار سائنس امر پر زور دیتا ہے کہ تندرستی اور خوشی وخرمی کے لئے سادہ زندگی اور سادہ اور کم خوراک کہانا مفید ہے اسکی رائے ہے کہ زیادہ اعلیٰ درجہ کی چیزین کہانا اور بہت کہانا ایسا ہے۔ جیسے سٹیم انجن مین کوئلے کی بجائے جواہرات بہرے۔

سائنس دانون نے دریافت کیا ہے کہ شہروں میں مصفا ہوا ۲۵ فیٹ کی بلندی پر ہوتی ہے لہذا تیسری منزل کے مکانوں کی صحت اچہی ہوتی ہے۔

ولایت میں لکڑی کے برادہ کو چینی میں تبدیل کرنے کا ڈہنگ نکالا گیا ہے برادہ کو سلفیورک ایسڈ میں ڈالکر خمیر اٹہاتے ہیں۔ اور پہر اسکو گرم پانی ڈالکر چینی کی ہیئت میں تبدیل کرتے ہیں۔

ایک سکاچ ڈاکٹر ڈیوڈسن نے ایک ایسی اڑنے کی کل ایجاد کی ہے جو پرندہ کی شکل سے مشابہ ہے اور پرندہ کے پروں کے اصولون پر انہوں نے اس کو بنایا ہے۔ اسمین پچاس یا ساٹہہ آدمی اکٹھے بیٹہکر بلاخوف وخطر اوپر کے طبقہ ہوائی کی سیر کر سکتے ہیں۔ اترتے وقت بہی کوئی ایذا نہیں پہنچتی

اگر کبہی دن میں ہوا کا رخ معلوم کرنا ہو تو انگلی پانی میں ڈبو کر ہوا میں رکہو جس طرف سردی محسوس ہو سمجہ لو اس طرف سے ہوا آتی ہے

تفسیر القرآن قیمت عہ/ درخواست کرنے پر دفتر الحکم سے ملسکتی ہے

عسل مصفی

مندرجہ عنوان کتاب جس کا اعلان چند ہفتہ پیشتر الحکم میں شایع ہوا تہا۔ ۵۲ جزو پر طبع ہوکر شایع ہوگئی ہے جناب میرزا خدابخش صاحب نے جو اس کتاب کے مولف ہیں حقیقت میں قوم کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس کتاب کا مضمون حضرت مسیح ناصری کی وفات اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا اثبات ہے لیکن جس خوبی اور صفائی کے ساتہہ مضامین کی تقسیم کی گئی ہے اور پیرایہ کو ترتیب دی گئی ہے وہ اس سے پیشتر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں لکہنے والون کی کسی کتاب مین نہیں ہے منقول طور پر میرزا صاحب موصوف نے تمام مباحث کو ختم کردیا ہے اور اس کتاب کے بعد منقولی مباحث کے لئے کسی دوسری کتاب کی حاجت اور ضرورت نہ پڑیگی۔

ہم اس مختصر نوٹ میں اس کتاب کی خوبیوں پر پورے طور پر ریمارک نہیں کر سکتے۔ مختصر الفاظ میں یہہ کہ کتاب کیا ہے حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کا انسائیکلوپیڈیا ہے یہ کتاب ایسی ہے کہ ہماری جماعت کے ہرفرد کے پاس ہو خصوصاً ان لوگون کے پاس ہونا اسکا اشد ضروری ہے جن کو آئے دن ظاہر پرست ملاون سے بات چیت کا موقع ملتا ہے۔

ہم کسی آئندہ اشاعت میں اس پر مفصل لکہنا چاہتے ہیں۔ سردست ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ یہہ ضروری اور اپنی طرز کی پہلی کتاب اس قابل ہے۔ کہ اسکی بہت بڑی اشاعت ہو باوجودانکہ حجم ۵۲ جزو کا ہے اور کاغذ اور چہپائی بہی اعلیٰ درجہ کی ہے پہر بہی قیمت صرف ۱عہ/ ہے یہہ کتاب دفتر اخبار الحکم سے یا جناب میرزا خدابخش صاحب سے جو آجکل قادیان میں ہیں۔ درخواست کرنے پر مل سکتی ہیں۔ درخواستون کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

خطبہ

الہامیہ عنقریب شایع ہونیوالا ہے

کتاب ایک عمدہ رفیق ہے

اگر آپ کتاب کے فوائد سے واقف ہیں تو پھر مندرجہ ذیل کتابیں دفتر الحکم قادیان سے ضرور خرید کر پڑھیو۔

سیرۃ مسیح موعود۔ اس کتاب کے مضمون کے لئے تو اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرۃ ہے اور ایکی ضرورت پر بحث کی گئی ہے آخر میں دکھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آکر کیا تجدید کی؟
اور باقی خوبیوں کے لئے اتنا کہدینا ہی بس ہے کہ یہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸/

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تین تقریریں حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی تقریروں کے علاوہ درج ہیں۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف کے سننے اور پڑھنے کا جسے شوق ہے اسکو بھی پڑھ دیکھے قیمت عمر/

الاندار جلسہ طاعون کی روئداد حضرت اقدس کی تقریر اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تقریر کے علاوہ ایک عجیب نظم میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی درج ہے اور طاعون کے متعلق کل کارروائی حضرت اقدس کا مجموعہ ہے قیمت صرف ۳/

حضرت اقدس کی نماز۔ دعا کی حقیقت
ایک تقریر اور مسئلہ اور مسئلہ وحدت
وحدت وجود پر خط وجود کی اصلیت
تبلائی گئی ہے۔ قیمت ۲/

حضرت اقدس تناسخ۔ مقابلہ وید
کی پرانی تحریریں و قرآن۔ اور الہام
کی حقیقت پر زبردست مضامین قیمت ۲/

سراج الدین عیسائی کے اسلام کی عظمت
چار سوالوں کا جواب کا اظہار
اور عیسائی دین کی غلطی کو کھول دکھایا ہے قیمت ۲/

الدلیل المحکم علی وفات المسیح ابن مریم — مضمون نام سے ظاہر ہے سوال جواب کے طور پر حضرت اقدس کے دعاوی و دلائل کو بیان کر کے مخالفوں کے اعتراضوں

کا رفع کیا ہے۔ قیمت ۳/

جنگ مقدس کسر صلیب کی ابتدا یعنی وہ مباحثہ جو بمقام امرتسر حضرت اقدس مسیح موعود اور عبداللہ آتھم عیسائی کے درمیان ہوا۔ قیمت ۸/

یکار حق۔ ایک پنجابی رسالہ جسمیں حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کو بیان کیا ہے قیمت ۱/

کتاب اللہ کی حقیقت۔ اناجیل اربعہ کی حقیقت کو کھولا ہے قیمت ۲/

تعلیم جمعہ لڑکیوں کے پڑھنے کیلئے ایک سلسلہ قیمت ۱/

اصلاح النظر حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ پر ایک آریہ کے اعتراضوں کے لطیف جواب قیمت ۲/

شمس بازغہ۔ پیر گولڑوی کی علمیت کی پردہ در کتاب عصر/

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اخلاقی و علمی کتابیں بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں۔

رفیق نوجوانان ناصح حصہ دوم ۲/ ۶/

سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی ۱۴/

الطاف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی ۱۸/

گلدستہ فلاح گلدستہ تمیز (علم معاشرت میں) صرف ۴۸ صفحہ کا رسالہ) ۱۴/ عصر/

مجموعہ تعزیرات ہند ۱۹۰۱ء تک کی ترمیمات و اضافات کے ساتھ عصر/

العمر (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک شیعہ کے مطاعن کا جواب) ۲/

الملوک (جلد چہارم تاریخ الہند) عصر/

الہنود (حصہ سوم التثلیث) عصر/

التثلیث	المجوس
عصر ۱۴/	عصر/

شالامار باغ لاہور کے تاریخی حالات ۲/

درخواستیں دفتر اخبار الحکم قادیان کے نام ہوں

تفسیر القرآن

پہلا پارہ

بگذار ورد مثنوی و شغل غزل و شعر
این خود چہ چیز ہست اگر قدر آن نماند

اگر آپ نے اس راز کو سمجھ لیا ہے کہ مسلمانوں کے ادبار اور زوال کا اصلی باعث اور حقیقی راز قرآن کریم کا علمی اور عملی ترک ہے؟ اگر آپ نے مسلمانوں کے اس نقصان پر کبھی غور کی ہے جو فیج اعوج زمانہ کی تفسیروں نے انکو پہونچایا ہے؟ پھر اگر آپ کو قرآن کریم سے محبت ہے اور عشق ہے؟ اگر آپ قرآن کریم کے حقایق اور معارف کے خواہشمند ہیں تو آپ تفسیر القرآن کا پہلا پارہ سر دست منگواکر خود پڑہیں اپنے دوستوں کو پڑہنے کی سفارش کریں اور آیندہ وقتاً فوقتاً جب اس سلسلہ کے پارہ شایع ہوتے رہیں۔ اسکو پڑہیں آپ اس تفسیر القرآن کو رکیک بیانات اور دور از فکر تاویلات اور خیالی قصوں اور فرضی فسانوں سے انشاءاللہ پاک پائینگے اسمیں آپ قرآن کریم کے مستقل مسلسل حقایق کو دیکھینگے

قیمت فی جز عصر فی پارہ علاوہ محصول ڈاک

درخواستیں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان دار الامان۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کے ولایت یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد از تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے **قیمت** اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲/ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۳ر محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ترکیب استعمال) سرمہ بغرض حفاظت و تقویت بینائی صرف ایک دفعہ دن میں استعمال کرنا چاہیے کھانے پینے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں برائے دفع امراض چشم دن میں دو دفعہ استعمال کرنا چاہیے ہر ایک قسم کی نشہ دینے والی اشیاء اور گرم مصالحہ جات اور اشیاء ترش سے پرہیز لازمی ہے جہانتک ہو سکے دوائی مذکور کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیے ترکیب استعمال ممیرہ بحساب ایک رتی خالص ممیرہ دو تولہ مصری عمدہ قسم کے سرمہ میں حل کر کے دن میں دو مرتبہ استعمال کریں (نوٹ) اگر مصری سرمہ دستیاب نہ ہو سکے تو اس کارخانہ سے بحساب ۳ر تولہ منگوا سکتے ہیں۔ (پرہیز) ترش گرم اور نشئی اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

مشفقم سردار صاحب۔ بعد ما وجب کچھ عرصہ گذرا ہے کہ آپ سے ایک تولہ سرمہ منگوایا گیا تھا وہ متفرق طور سے خرچ ہوا۔ لوگوں نے فایدہ بیان کیا اب میرے گھر میں چند عوارض یعنی کم روشنی نظر اور پانی جانے کی وجہ سے ضرورت ہے شاید اس سرمہ سے فائدہ ہو یہ پہلا موقع ہے کہ میں اپنی ذاتی غرض کے لئے سرمہ طلب کرتا ہوں آپ براہ مہربانی ایک تولہ سرمہ بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال فرما دیں

(راقم دستخط)

مرزا غلام احمد۔ قادیان ضلع گورداسپور

بخدمت جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب

حضرت اقدس مسیح موعود کا مبارک خط۔

بعد تسلیم واضح ہو کہ ہیچمدان نے جناب سے سرمہ سفید ممیرہ کا منگوایا تھا استعمال سے بہت ہی مفید پایا کئی آدمیوں کے پھولے دور ہو گئے خود مجھکو پڑوال پیدایشی تھے وہ سرمہ کے استعمال سے جاتے رہے اور کارتیاں آنکھ کا ڈیلا بالکل خراب ہو گیا تھا وہ بھی درست ہوتا جاتا ہے میں دو گز دور آدمی کو پہچان نہیں سکتا تھا اب دور کی چیز اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہوں اور اخبار بھی بخوبی پڑھ سکتا ہوں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایک تولہ سفید سرمہ ممیرہ کا بذریعہ قیمت طلب پارسل اور بھیج دیں۔ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء

راقم ڈاکٹر ہیرا رام پنشنر مقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے سرمہ کی سندوں جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اس مطلب کے لئے ۱ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی کے اہتمام سے

اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے ہماری محنت کو بارور کیا۔ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بہت سا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالےٰ کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کروگے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا اور اگر کفران نعمت کروگے تو یاد رکھو عذاب سخت میں گرفتار ہوگے۔

اس اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم ہو کر انعام پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے کافر کی کامیابی اسلئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کرکے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا

خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ قرآن شریف میں تقویٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے اس کے معنے پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں یہاں مَعَ کا لفظ آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدم سمجھتا ہے خدا اسکو مقدم رکھتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی ذلتوں سے بچا لیتا ہے۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دنیا میں ہر قسم کی ذلت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ **متقی** بن جائے پھر اسکو کسی چیز کی کمی نہیں پس مومن کی کامیابی اسکو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں نہیں ٹھہر جاتا۔

اکثر دعولے کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ دعا قبول ہوگئی اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابی پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اور اس سے اللہ تعالےٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئیے۔ کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔

بہت تنگدستی بھی انسان کو مصیبت میں ڈالدیتی ہے اسلئے حدیث میں آیا ہے الفقر سواد الوجہ۔ ایسے لوگ جو دینے دیکھے ہیں جو اپنی تنگدستیوں کی وجہ سے دہریہ ہوگئے ہیں مگر مومن کسی تنگی پر بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا بلکہ اسکو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دیکر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے اور جب وہ زمانہ گذر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانہ کو بھولتا نہیں بلکہ اسے یاد رکھتا ہے غرض اگر یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑتا ہے تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے۔ اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے

فٹ نوٹ

اس امر کا اظہار غالباً بے محل نہ ہوگا کہ **خواجہ صاحب** کے امتحان کے بعد خاکسار ایڈیٹر الحکم نے بھی معمول کے موافق (جیسا کہ دوسرے احباب نے خواجہ صاحب کی کامیابی کے لئے دعائیں کیں) دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت اس دعا کی قبولیت سے اطلاع بخشی چنانچہ بعد از دعا یہ جواب ملا **کمال بے زوال پورا چاند** اسی وقت یہ خواب حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بہت سے احباب کی موجودگی میں سنا دیا گیا خواجہ صاحب بھی موجود تھے۔ الحمد للہ والمنۃ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل فضل و کرم سے اسکو پورا کرکے دکھایا اور اسطرح میرے ایمان کی ترقی کی ایک راہ نکالی گئی۔

(ایڈیٹر)

مکتوب حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

یہ ایک پرانا خط ہے جو پادری سوفٹ صاحب کے نام لکھا گیا تھا۔ یہ پادری صاحب گوجرانوالہ میں رہتے تھے۔ انھیں عام پادریوں کی نسبت عیسوی عقیدیا لوحی کا بڑا دعوی تھا۔ افسوس اس خط کے نقل کرنے والے نے تاریخ و سنہ کے لکھنے سے جو سخت ضروری بات تھی تساہل کیا۔ بہرحال اٹھارہ برس سے کم عرصہ کا یہ خط نہیں۔ اس سے بڑا بھاری فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ حضرت امام زمان اپنے دعاوی کے صادقانہ لہجہ میں برابر مستقیم اور غیر متبدل چلے آتے ہیں۔ اور یہ افترا و اختلاق کے رد کی بڑی بھاری دلیل ہے والحمد للہ علی ذالک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعد ما وجب۔ آپ کا عنایت نامہ جس پر کوئی تاریخ درج نہیں بذریعہ ڈاک مجھکو ملا آپ نے پہلے تو بے تعلق اپنے خط میں قصہ چھیڑ دیا ہے کہ حقیقت میں خدائے قادر مطلق خالق و مالک ارض و سما مسیح ہے اور وہی نجات دہندہ ہے لیکن میں سوچتا ہوں کہ آپ صاحبوں کی طبیعت کیونکر گوارا کر لیتی ہے کہ ایک آدم زاد خاکی نہاد عاجز بندہ کی نسبت آپ لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ وہی ہمارا پیدا کنندہ اور رب العالمین ہے۔ یہ خیال آپ کا حضرت مسیح کی نسبت ایسا ہی ہے جیسے ہندو لوگ راجہ رامچندر کی نسبت رکھتے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ہندو لوگ کوشلیا کے بیٹے کو اپنا پرمیشر بنا رہے ہیں اور آپ حضرت مریم صدیقہ کے صاحبزادہ کو۔ نہ ہندوؤں نے کبھی یہ ثابت کر دکھایا کہ زمین و آسمان میں سے کوئی ٹکڑہ کسی مخلوق کا رام چندر یا کرشن نے پیدا کیا ہے اور نہ آجتک آپ لوگوں نے حضرت مسیح کی نسبت کچھ ایسا ثبوت دیا افسوس کہ جو قوتیں عقل اور ادراک اور فہم و قیاس کے آپ صاحبوں کی فطرت کو عطا کی گئیں تھیں آپ لوگوں نے ایک ذرہ ان کا قدر نہیں کیا اور علوم طبعی اور فلسفی کو پڑھ پڑھا کر ڈبو دیا اور عقلی علوم کی روشنی آپ لوگوں کے دل پر ایک ذرہ نہ پڑی سادگی اور ناسمجھی کے زمانہ میں جو کچھ گھڑا گیا انھیں باتوں کو آپ لوگوں نے اب تک اپنا دستور العمل بنا رکھا ہے **کاش اس زمانہ میں دو چار دن کے لئے حضرت مسیح** اور راجہ رامچندر اور کرشن وبدھ **وغیرہ کہ جنکو مخلوق پرستوں نے خدا بنایا ہوا ہے پھر دنیا میں اپنا اپنا درشن کرا جاتے** تا خود ان لوگوں کا انصاف دلی ان کو ملزم کرتا کہ کیا ان آدم زادوں کو خدا خدا کرکے پکارنا چاہیئے اور تعجب تو یہ ہے کہ باوجود ان تمام رسوائیوں کے جو آپ لوگوں کے عقائد میں پائی جاتی ہیں پھر آپ لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے عقائد عقل کے موافق ہیں میں حیران ہوں کہ جن لوگوں کے عقائد ہیں کہ خدا تعالے نے اپنا قدیمی اور غیر متغیر جلال چھوڑ کر ایک عورت کے پیٹ میں حلول کیا اور ناپاک راہ سے تولد پایا اور دکھ اور تکلیف اٹھاتا رہا اور مصلوب ہو کر مر گیا اور پھر یہ کہ وہ تین بھی ہے اور ایک بھی اور انسان کامل بھی ہے اور خدائے کامل بھی وہ ایسے عقائد کو کیونکر عقل کے مطابق کر سکتے ہیں اور ایسی نئی فلسفی کونسی ہے جس کے ذریعہ سے یہ لغویات معقول ٹھہر سکتی ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب آپ لوگ معقول طور پر اپنے خوش عقیدہ کی سچائی ثابت نہیں کر سکتے تو پھر لاچار ہو کر نقل کی طرف بھاگتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں ہم نے پہلی کتابوں میں یعنی بائبل میں دیکھی ہیں اسی وجہ سے ہم انکو مانتے ہیں لیکن یہ جواب بھی سراسر ہیچ اور پوچ ہے کیونکہ ان کتابوں میں ہرگز یہ بات درج نہیں ہے کہ حضرت مسیح خدا کے بیٹے یا خود رب العلمین ہیں اور دوسرے لوگ خدا کے بندے ہیں بلکہ بائبل پر غور کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا کر کے کسیکو پکارنا یہ ان کتابوں کا عام محاورہ ہے بلکہ بعض جگہ خدا کی بیٹیاں بھی لکھی ہیں اور ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ تم سب خدا ہو تو پھر اس صورت میں حضرت مسیح کی کیا خصوصیت رہی ماسوا اس کے ہر ایک عاقل جانتا ہے کہ منقولات اور اخبار میں صدق اور کذب اور تغیر اور تبدل کا احتمال ہے خصوصاً جو جو صدمات عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں کو پہنچے ہیں اور جن خیانتوں اور تحریفوں کا انھوں نے آپ اقرار کر لیا ہے ان وجوہ سے یہ احتمال زیادہ تر قوی ہو جاتا ہے اور یہی آپ کو سوچنا چاہیئے کہ اگر ہر ایک تحریر بغیر ثبوت یا مقابلے کے قابل اعتبار ٹھہر سکتی ہے تو پھر آپ لوگ ان قصوں کو کیوں معتبر نہیں سمجھتے کہ جو ہندوؤں کے پستکوں میں رام چندر اور کرشن اور برہما اور بشن وغیرہ کے معجزات کی نسبت اور ان کے بڑے بڑے کاموں کے بارہ میں اب تک لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں جیسے مہادیو کی لٹوں سے گنگا کا نکلنا اور مہادیو کا پہاڑ کو اٹھا لینا اور ایسا ہی ارجن کے بھائی راجہ بھیم کے مقابل پر مہادیو کا کشتی کے لئے آنا جس کی پرانوں میں یہ کتھا لکھی ہے کہ مہادیو جی بھینسی کا روپ دھار کر راجہ بھیم کے سامنے آکھڑے ہوئے بھیم نے چاہا کہ ان سے لڑے مہادیو جی بھاگ نکلے بھیم نے ان کا پیچھا کیا تب وہ زمین میں گھس گئے بھیم نے

یہ دیکھ کر بڑے زور سے اُنکی پونچھ پکڑ لی اور کہا کہ اب میں نہ جانے دوں گا سو پونچھ اور پچھلا دھڑ تو بھیم کے ہاتھ میں رہ گیا اور سر نیپال کے پہاڑ میں جا نکلا اسی وجہ سے سر کی پوجا نیپال میں ہوتی ہے اور پونچھ اور پچھلے دھڑ کی کیدار ناتھ میں۔ اب دیکھیے کہ جو کچھ آپ نے عقیدہ بنا رکھا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کی روح حضرت مریم کے رحم میں گھس گئی اور کھسکنے کے بعد جس نے ایک نیا روپ دھار لیا جس سے وہ کامل خدا بھی بنے رہے اور کامل انسان بھی ہو گئے کیا قصہ بھیم اور مہادیو کے قصہ سے کچھ کم ہے پھر آپ یہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ ہم کو مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے نجات حاصل ہو گئی ہے مگر میں آپ لوگوں میں نجات کی کوئی علامت نہیں دیکھتا اور اگر میں غلطی پر ہوں تو آپ مجھکو بتلاویں کہ وہ کون سے انوار و برکات اور قبولیت الٰہی کے نشان آپ لوگوں میں پائے جاتے ہیں جن سے دوسرے لوگ محروم رہے ہوئے ہیں۔ میں اسبات کو مانتا ہوں کہ ایمانداروں اور بے ایمانوں اور ناجیوں اور غیر ناجیوں میں ضرور مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے مگر پادری صاحب آپ ناراض نہ ہوں وہ علامات جو ایمانداروں میں ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں جنکو حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی دو تین جگہ انجیل میں لکھا ہے وہ آپ لوگوں میں مجھکو نظر نہیں آتیں بلکہ وہ نشان سچے مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں اور انھیں میں ہمیشہ پائے گئے ہیں اور انہیں نشانوں کے ظاہر کرنے کے لئے **اس عاجز** نے آپ صاحبوں کی خدمت میں رجسٹری کرا کر خط بھیجے اور **بیس ہزار اشتہار** تقسیم کیا اور کوئی دقیقہ ابلاغ اور اتمام حجت کا باقی نہ رکھا۔ خدا کرے کہ آپ لوگوں کو حق دیکھنے کے لئے شوق پیدا ہو اور جو مقبول اور مردود میں فرق ہونا چاہیئے وہ آپ بچشم خود دیکھ لیں اور اچھے درختوں کے اچھے پھل اور اچھے پھول بذات خود ملاحظہ کریں مگر افسوس کہ میری اسقدر سعی اور کوشش سے ابتک آپ لوگوں میں سے کوئی صاحب میدان میں نہیں آئے۔ اب آپ نے یہ خط لکھا ہے مگر دیکھیے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے خط میں تین شرطیں لکھی ہیں پہلے آپ لکھتے ہیں کہ چھ سو روپیہ یعنی تین ماہ کی تنخواہ بطور پیشگی ہمارے پاس گوجرانوالہ میں بھیجا جاوے اور نیز مکان وغیرہ کا انتظام اس عاجز کے ذمہ رہے اور اگر کسی نوع کی دقت پیش آئے تو فوراً آپ گوجرانوالہ میں واپس آجائیں گے اور جو روپیہ آپ کو مل چکا ہو اسکو واپس لینے کا استحقاق اس عاجز کو نہیں رہے گا یہ پہلی شرط ہے جو آپ نے تحریر فرمائی ہے لیکن گذارش خدمت کیا جاتا ہے کہ روپیہ کسی حالت میں قبل از انفصال امر کے جس کیلئے بحالت مغلوب ہونے کے روپیہ دینے کا اقرار ہے آپ کو نہیں مل سکتا ہاں البتہ یہ روپیہ آپ کی تسلی اور اطمینان قلبی کے لئے کسی بنک سرکاری میں جمع ہو سکتا ہے یا کسی مہاجن کے پاس رکھا جا سکتا ہے غرض جسطرح چاہیں روپیہ کی بابت ہم آپ کی تسلی کر سکتے ہیں لیکن آپ کے ہاتھ میں نہیں دے سکتے اور یہ بات سچ اور قریب انصاف بھی ہے کہ جب تک فریقین میں جو امر متنازعہ فیہ ہے وہ تصفیہ نہ پا جائے تب تک روپیہ کسی ثالث کے ہاتھ میں رہنا چاہیئے امید ہے کہ آپ جو طالب حق ہیں اس بات کو سمجھ جائیں گے اور اس کے برخلاف اصرار نہیں کریں گے اور جو اسی شرط کے دوسرے حصہ میں آپ نے یہ لکھا ہے کہ اگر مکان وغیرہ کے بارے میں کسی نوع کی ہم کو دقت پہونچی تو ہم فوراً واپس گوجرانوالہ میں آویں گے اور جو روپیہ جمع کرایا گیا ہے وہ ہمارا ہو جائے گا۔ یہ شرط آپ کی بھی ایسی وسیع الذیل ہے کہ ایک بہانہ جو آدمی کو اس سے بہت کچھ گنجایش مل سکتی ہے کیونکہ مکان بلکہ ہر ایک چیز میں نکتہ چینی کرنا بہت آسان ہے آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس جگہ کی آب و ہوا ہمکو موافق نہیں ہے۔ ہم بیمار ہو گئے۔ مکان میں بہت گرمی ہے۔ فلاں چیز ہم کو وقت پر نہیں ملتی۔ فلاں فلاں ضروری چیزوں سے مکان خالی ہے۔ وغیرہ وغیرہ اب ایسی ایسی نکتہ چینیوں کا کہاں تک تدارک کیا جائے گا سو اسبات کا انتظام اسطرح پر ہو سکتا ہے کہ آپ ایک دو دن کے لئے خود قادیان میں آکر مکان کو دیکھ بھال لیں اور اپنی ضروریات کا بالمواجہ تذکرہ اور تصفیہ کر لیں تا جہانتک مجھ سے بن پڑے آپ کی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے کوشش کروں اور پھر بعد میں نکتہ چینی کی گنجایش نہ رہے ماسوا اس کے یہ عاجز تو اسبات کا ہرگز دعوی نہیں کرتا کہ کسیکو اپنے مکان میں فروکش کر کے جو کچھ نفس امارہ اُسکا اسباب عیش و تنعم مانگتا جائے وہ سب اُس کے لئے مہیا کرتا جاؤں گا بلکہ اس خاکسار کا یہ عہد و اقرار ہے کہ جو صاحب اس عاجز کے پاس آئیں اُن کو اپنے مکانات میں سے اچھا مکان اور اپنی خوراک کے موافق خوراک دی جائے گی اور جس طرح ایک عزیز اور پیارے مہمان کی حتی الوسع دلجوئی و خدمت و تواضع کرنی چاہیئے اسی طرح انکی بھی کی جائے گی اپنی طاقت اور استطاعت کے موافق برتاؤ اور معاملہ ہوگا اور اپنے نفس سے زیادہ تر اکل و شرب میں انکی رعایت رکھی جائے گی۔ ہاں اگر کوئی اس قسم کی تکلیف ہو جسکو اس گاؤں میں ہم لوگ خود اٹھاتے ہیں اور اس کا دفع اور ازالہ ہماری طاقت اور استطاعت سے باہر ہے اس میں ہمارے مہمان ہماری حالت کے شریک رہیں گے اور اسبات کو آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر ہر ایک منصف

سمجھ سکتا ہے کہ جس حالت میں ہم نے
دو سو روپیہ ماہواری دینا قبول کیا اور
اس کے لئے ہر طرح تسلی بھی کر دی
تو ہم نے اپنے فرض کو ادا کر دیا کہ جو
کسی کا پورا پورا خرچ دینے کے لئے
ہمارے سر پر تھا۔ ما بجز تجویز مکان و
دیگر لوازم مہمانداری سو یہ زوائد ہیں
جنکو ہم نے حسن اخلاق کے طور پر اپنے
ذمہ آپ لے لیا ہے ورنہ ہر ایک
باانصاف آدمی جانتا ہے کہ جس
شخص کو پورا پورا خرچ اسکی حیثیت
کے موافق بلکہ اس سے بڑھکر دیا جاوے
تو پھر اور کوئی مطالبہ اس کا بیجا ہے
اُسکو تو خود مناسب ہے کہ اگر زیادہ تر
آرام پسند اور آسایش دوست ہے
تو اپنی آسایش کے لئے آپ بندوبست
کرے جیسا اُس حالت میں بندوبست
کرتا کہ جب وہ دو سو روپیہ نقد کسی
اور جگہ سے بطور نوکری پاتا غرض حق
جسقدر علاوہ ادائے خرچ کے ہم
سے کسی کی خدمت ہو جائے ان کو
تو ہمارا ممنون ہونا چاہیئے کہ ہم نے
علاوہ اصل شرط کے بطور مہمانوں
کے اسکو رکھا نہ کہ الٹی نکتہ چینی کیجاوے
کیونکہ یہ تو تہذیب اور اخلاق اور
انصاف سے بہت بعید ہے اور
اس مقام میں مجھکو ایک سخت تعجب
یہ ہے کہ اگر ایسی شرائط جو آپ نے
پیش کیں کوئی اور شخص کسی فرقہ مخالف کا
پیش کرتا تو کچھ بعید نہ تھا مگر آپ لوگ
تو حضرت مسیح علیہ السلام کے خادم
اور تابع کہلاتے ہیں اور اُن کے
نقش قدم پر چلنے کا دم مارتے ہیں
سو یہ کیسی بھول کی بات ہے کہ آپ
حضرت مسیح کی سیرت کو چھوڑتے جاتے
ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح
ایک درویش طبع آدمی تھے جنہوں
نے اپنی تمام زندگی میں کوئی اپنا گھر
نہ بنایا اور کسی نوع کا اسباب عیش و
عشرت اپنے لئے مہیا نہ کیا تو پھر آپ
فرماویں کہ آپ کو اُنکی پیروی کرنا
لازم ہے یا نہیں جب تک آپکی
زندگی مسیح کی زندگی کا نمونہ نہ بنے
تب تک آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں
کہ ہم حضرت مسیح کے سچے پیرو ہیں سو
اب آپ غور کر لیں کہ یہ کسقدر
ناجائز بات ہے کہ جو آپ پہلے ہی
اپنی عیش و عشرت کے لئے مجھسے
شرطیں کر رہے ہیں آپ پر واضح
ہو کہ یہ عاجز مسیح کی زندگی کے نمونہ پر
چلتا ہے کسی باغ میں کوئی امیرانہ
کوٹھی نہیں رکھتا اور اس عاجز کا گھر
اس قسم کی عیش و نشاط کا گھر نہیں
ہو سکتا جس کی طرف دنیا پرستوں
کی طبیعتیں راغب اور مائل ہیں ہاں
اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق
مہمانوں کے لئے خالصاً للہ مکانات
بنا رکھے ہیں اور جہاں تک بس چل سکتا
ہے انکی خدمت کے لئے آمادہ و حاضر
ہوں سو اگر آپ ایسے مکانات میں
گذارہ کرنا چاہیں تو بہتر ہے کہ اول
آکر انکو دیکھ لیں لیکن اگر آپ تنعم
پسند لوگوں کی طرح مجھسے یہ درخواست
کریں کہ میرے لئے ایک ایسا شیش
محل چاہیئے جو ہر ایک طرح کی فرش
و فروش سے آراستہ ہو جابجا
تصویریں لگی ہوئی اور مکان سجا ہوا
اور بوتلوں میں مست اور متوالا
کرنے والی چیز بھری ہوئی رکھی ہوں
اور اردگرد مکان کے ایک خوشنما
باغ اور چاروں طرف اس کے
نہریں جاری ہوں اور دس بیس
خدمتگذار غلاموں کی طرح حاضر
ہوں تو ایسا مکان پیش کرنے سے
مجبور و معذور ہوں بلکہ ایک سادہ
مکان جو ان تکلفات سے خالی
لیکن معمولی طور پر گذارہ کرنیکا سامان
ہو موجود اور حاضر ہے اور مکرر کہتا
ہوں کہ آپ کو پر تکلف مکانات اور
دوسرے لوازم سے گریز کرنا چاہئے
تا آپ میں مسیح کی زندگی کے علامات
ظاہر ہو جاویں اور میں ہرگز خیال
نہیں کرتا کہ یہ مکان آپ کو کچھ تکلیف دہ
ہوگا بلکہ مجھے کامل تسلی ہے کہ ایک
شکر گذار آدمی ایسے مکان میں رہ کر
کوئی کلمہ شکوہ شکایت کا منہ پر نہیں
لائے گا کیونکہ مکان وسیع موجود ہے
اور گذارہ کرنے کے لئے سب کچھ مل
سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر آپ
بعد ملاحظہ مکان چند معمولی اور جائز
باتوں میں جو ہماری طاقت میں ہوں
فرمایش کریں تو وہ بھی بفضلہ تعالے
میسر آسکتی ہیں مگر بہرحال پہلے آپکا
تشریف لانا ازبس ضروری ہے۔

پھر آپ دوسری شرط میں یہ لکھتے ہیں
کہ الہام اور معجزہ کا ثبوت ایسا چاہیئے
جیسے کتاب اقلیدس میں ثبوت درج
ہیں جس سے ہمارے دل قائل
ہو جائیں اس میں اول اس عاجز کی
اصطلاحات کو یاد رکھیں کہ ہم لوگ معجزہ کا
لفظ صرف اسی محل میں بولا کرتے ہیں
جب کوئی خارق عادت کسی نبی یا رسول
کیطرف منسوب ہو لیکن یہ عاجز نہ نبی
ہے اور نہ رسول ہے صرف اپنے نبی
معصوم محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم
کا ایک ادنی خادم اور پیرو ہے
اور اُسی رسول مقبول کی برکت
متابعت سے یہ انوار و برکات ظاہر
ہو رہے ہیں سو اسجگہ کرامت کا لفظ
موزوں ہے نہ معجزہ کا اور ایسا ہی ہم
لوگوں کی بول چال میں آتا ہے اور جو
آپ اقلیدس کی طرح ثبوت مانگتے
ہیں اس میں یہ عرض ہے کہ جس قدر
بفضلہ تعالی روشن نشان آپ کو
دکھلائے جائیں گے بمقابلہ ان کے
ثبوت اقلیدس کا جو اکثر دوائر موہومہ
پر مبنی ہے ناکارہ اور ہیچ ہے۔
اقلیدس کے ثبوتوں میں کئی محل گرفت
کی جگہ ہیں اور ان ثبوتوں کی ایسی ہی
مثال ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ اگر
اول آپ بلا دلیل کسی ایک چارپایہ
کی نسبت یہ مان لیجئے کہ یہ چارپایہ
نجاست کھا لیتا ہے اور میں میں
کرتا ہے اور بدن پر اُس کے اون
ہے تو ہم ثابت کر دینگے کہ وہ بھیڑ
کا بچہ ہے ایسا ہی اقلیدس کی بیانات

میں اکثر جگہ تناقض ہے جیسے اول وہ
آپ ہی لکھتا ہے کہ نقطہ وہ شے ہے
جس کی کوئی جزء نہ ہو یعنی بالکل قابل
انقسام نہ ہو پھر دوسری جگہ آپ
ہی تجویز کرتا ہے کہ ہر یک خط کے
دو ایسے ٹکڑے ہو سکتے ہیں کہ
دونوں اپنے اپنے مقدار میں برابر
ہوں اب فرض کرو کہ ایک خط مستقیم
ایسا ہے جو نو ۹ نقطوں سے
مرکب ہے اور بموجب دعوی
اقلیدس کے ہم چاہتے ہیں جو اس
کے دو ٹکڑے مساوی کریں تو اس
صورت میں یا تو یہ امر خلاف قرارداد
پیش آئے گا کہ ایک نقطہ کے دو
ٹکڑے ہو جائیں اور یا یہ دعوی
اقلیدس کا کہ ہر ایک خط مستقیم
دو ٹکڑے مساوی ہو سکتا ہے
غلط ٹھہرے گا غرض اقلیدس میں
بہت سی وہمی اور بے ثبوت باتیں
بھری ہوئی ہیں جنکو جاننے والے
خوب جانتے ہیں مگر آسمانی نشان
تو وہ چیز ہے کہ وہ خود منکر کی ذات
پر ہی وارد ہو کر حق الیقین تک اسکو
پہونچا سکتا ہے اور انسان کو بجز اس
کے ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا سو
آپ تسلی رکھیں کہ اقلیدس کے ناچیز
خیالات کو ان عالی مرتبہ نشانوں سے
کچھ نسبت نہیں ۔ چہ نسبت خاک را
با عالم پاک ۔ اور یہ نہیں کہ صرف
اس عاجز کے بیان پر ہی حصر رہیگا
بلکہ یہ فیصلہ بذریعہ ثالثوں کے ہو
جائے گا اور جب تک ثالث لوگ
جو فریقین کے مذہب سے الگ
ہونگے یہ شہادت نہ دیں کہ فی
الحقیقت یہ خوارق اور پیشگوئیاں
انسانی طاقت سے باہر ہیں تب
تک آپ غالب اور یہ عاجز مغلوب
سمجھا جائے گا لیکن اس صورت
میں کہ ثالث ایسی گواہیوں کے جو ان
خوارق اور پیشگوئیوں کو انسانی طاقت
سے بالاتر قرار دیتی ہوں تو آپ
مغلوب اور میں بفضلہ تعالی غالب
ہوں گا اور اسی وقت آپ پر لازم
ہوگا کہ اسی جگہ قادیان میں بشرف
اسلام مشرف ہو جائیں ۔ پھر آپ
اپنے خط کے اخیر پر یہ لکھتے ہیں
کہ اگر شرائط مذکورہ بالا کو قبول
نہیں فرماؤ گے تو آپ کا حال اور
یہ شرائط چند اخبار ہند میں شائع
کیجائینگی ۔ سو مشفق من جو کچھ حق
حق تھا آپ کی خدمت میں لکھدیا
گیا ہے اور یہ عاجز آپ کے حالات
شائع کرانے سے ہرگز نہیں ڈرتا
بلکہ خدا جانے آپ کب اور کس وقت
اپنی طرف سے اخباروں میں یہ
مضمون درج کرائیں گے مگر یہ
خاکسار تو آج ہی کی تاریخ میں ایک
نقل اس خط کی بعض اخباروں میں
درج کرنے کے لئے روانہ کرتا ہے
اور آپ کو یہ خوشخبری پہلے سے
سنا دیتا ہے تا آپ کی تکلیف کشی
کی حاجت نہ رہے اور اس کے بعد جو
کچھ آپ کی طرف سے ظہور میں
آئے گا وہ بھی بیس روز تک انتظار
کر کے چند اخباروں میں چھپوا دیا جائے
گا اور اگر آپ کچھ غیرت کو کام
میں لا کر قادیان میں آگئے تو پھر
آپ دیکھیں گے کہ خداوند کریم کس
کے ساتھ ہے اور کس کی حمایت
اور نصرت کرتا ہے اور پھر اسوقت
آپ پر یہ بھی کھل جائے گا کہ کیا
سچا اور حقیقی خدا جو خالق و مالک
ارض و سما ہے وہ حقیقت میں ابن
مریم ہے یا وہ خدا ازلی و ابدی و غیر
متغیر و قدوس جس پر ہم لوگ ایمان
لائے ہیں سو میں اسی خدائے
کامل اور صادق کی آپ کو قسم دیتا
ہوں کہ آپ ضرور تشریف لائیں
ضرور لائیں اگر وہ قسم آپ کے
دل پر مؤثر نہیں تو پھر اتمام الزام
کی نیت سے آپ کو حضرت مسیح
کی قسم ہے کہ آپ آنے میں ذرا
توقف نہ کریں تا حق و باطل میں جو
فرق ہے وہ آپ پر کھل جائے
اور جو صادقوں اور کاذبوں میں ما بہ
الامتیاز ہے وہ آپ پر روشن
ہو جائے ۔ والسلام علی من
اتبع الہدی ۔

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور
من ایستادہ ام اینک تو ہم بیا بشتاب
کہ تا سیاہ شود روی کاذب مغرور

الراقم

خاکسار آپ کا خیر خواہ مرزا غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں
دور ہوتیں اور کشایش کی راہیں
کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب
آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان
پاتے ہیں امن یجیب المضطر اذا
دعاہ و یکشف السوء و یجعلکم
خلفاء الارض ءالہ
مع اللہ قلیلا ما تذکرون بھلا
وہ کون ہے جو مضطر کو اسکی پکار کے
وقت جواب دیتا ہے اور اسکی
مشکل آسان کر دیتا ہے اور کون
ہے جو تم کو زمین کا خلیفہ بناتا ہے
کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے
مگر تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو
کیا یہ تمام کلمات لغو اور سرسری
ہیں کیا ذکر الہی اور قرآنی اذکار
سے دل اداس اور غمناک
ہوتے ہیں جو اسقدر زور دیا گیا ہے
اور لا پرواہی کرتے ہو کیا خدا کو
چھوڑ کر اور اس کے کلام کو سرسری
سمجھکر دنیا و آخرت میں سرسبز ہو سکتے
ہو کیا خدا اور اس کے احکام کو چھوڑ کر
اپنے کسی اور کو رازق اور مالک سمجھ لیا

شہادات اسلام

یہ مضمون ترجمہ ہے ایک انگریزی مضمون کا جو نومبر کے مسلم ورلڈ میں طبع ہوا ہے۔ صاحب مضمون جناب حاجی بیرون نے قابل داد لیاقت سے اس مضمون کو لکھا ہے مگر باوجود بے شمار خوبیوں کے اس میں ایک کمی یہی ہے کہ حاجی صاحب نے قرآن کریم کی تعلیمات کی صداقت و افضلیت کے دعاوی تو بیشک بہت کئے اور بجا کئے مگر خود اندرونہ قرآن سے اپنے دعاوی کے اثبات پر سندیں لانے میں تساہل کیا۔ اگر وہ اپنے ہر ایک دعویٰ اور عنوان کے متعلق قرآن کریم کی آیات لکھتے اور ان کے حسب موقعہ دلچسپ تفسیر بھی کر جاتے تو عام یورپ کی نگاہ میں مضمون پر رعب اور موثر ہو جاتا۔ لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ درحقیقت یہ ایک بڑا نقص ہے جس سے بہت سے مضامین کسی آسمانی کتاب کی حمایت میں لکھے ہوئے لکھنے والوں کی طبعزاد نکتہ سنجیاں تصور ہوئے اور اس لئے غیر موثر اور بےقدر سمجھے گئے ہیں۔ دوسری قوموں کو بے بضاعتی نے جو انکی مسلمہ کتابوں کی خود تہیدستی کے سبب سے انکے حصہ میں آئی ہے اسپر مجبور کیا کہ وہ اپنی زبان درازیوں کو ان کنگی کتابوں کی پردہ پوشی کا حیلہ کیں بنائیں۔ مگر قرآن کریم کے حامی اس فضول تکلیف سے سبکدوش کئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ **وہ کتاب ناطق ہے**۔ یعنی اسے اپنے ہر ایک دعویٰ کے ثبوت و حمایت میں کسی اورگو یا وکیل کی حاجت نہیں بلکہ وہ خود اپنے پر فصاحت اور بلیغ ثبوت اور شہادتوں سے سامعین پر اپنی صداقت ثابت کر دینے کو کافی ہے۔ اور قرآن کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ وہ ہر بات کے لئے **تبیان** ہے یعنی اس نے ہر ایک مقدمہ کو من کل الوجوہ پوری وضاحت اور صراحت سے بیان فرمایا ہے۔ اب وقت آیا ہے کہ ہر شخص جو قرآن کریم کی حمایت میں مضمون لکھنا چاہے وہ اسی نمونہ کو اپنا مقتدا بنائے۔ نری خشک لفاظیوں اور مسلسل فقرہ بندیوں کو جو مخالفین کا ساختہ دینے کو بھی لیسی ہی تیار کھڑی ہیں اپنے آپ کو حق مضمون سے عہدہ برآ نہ سمجھیں۔ اس میں بہت بڑے نقص ہیں جو عنقریب اسی مضمون میں بیان کئے جائیں گے غرض میں نے اس مضمون کو بہت لطیف پاکر چاہا کہ اسے ترجمہ کر کے شائع کروں مگر اس کی کمی کو پورا کرنے کے بعد جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس غرض سے میں نے حاجی صاحب کے کلام کے بعد مناسب موقعوں میں اپنی شرح بھی اضافہ کر دی جسکو نشان **ف** اس متن میں سے جدا کرتا ہے۔

شہادات صداقت اسلام

مسلمانوں کا مذہب صاف صاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اسلام اس بارے میں دوسرے تمام مذاہب سے **کلی امتیاز رکھتا ہے**

اسلام میں نجات حاصل کرنے کے لئے ایمان نہایت ضروری ہے۔ مگر ایمان بھی ایسا کہ قوای عقلیہ اور ادراک کی آزادانہ رسائی سے باہر نہ ہو۔ اسلام لوگوں سے استدعا کرتا اور اسلام کا استحقاق جتاتا ہے کہ اسے قبول کریں نہ اس لحاظ سے کہ وہ منقول دھردی ہے بلکہ وہ مخاطبوں کے منہ سامنے بالکل صاف صاف۔ مشاہدہ میں آجانے والے اور ناقابل چون و چرا دلائل پیش کرتا ہے۔ اس خاص خصوصیت کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام مشنری یا تبلیغی مذہب نہیں یعنی پادریوں کے سن گھڑت مذہب عیسوی کی طرح نہیں۔ کیونکہ جس حال میں اسلام کے قبول کرنے کے لئے اخلاص رضا و رغبت اور بالکل صاف پاک دل ہونا نہایت ضروری ہے تو کسی صورت میں بھی روا نہیں کہ کوئی مسلمان کسی قسم کی ترغیب یا ترہیب یا تحریک یا تحریص سے کسی کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کرے۔ اس لئے کہ یہ جبر جو کی یہ اصل کہ اجبارا کسیکو مذہب میں داخل کر لیا جاوے منشائی اسلام سے بالکل مخالف ہے۔ مگر ایک اور معنی کے لحاظ سے اسلام مشنری مذہب یعنی رسالتی مذہب ہے کیونکہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ راہ حق کی طرف لوگوں کو دعوت کریں۔ اور اس دعوت کا صاف منشا یہ ہے کہ لوگ اس میں پوری غور اور تامل کریں۔ چنانچہ مسلمان مبلغ کا فرض ہے کہ پوری راستی اور بے لوث غرض سے طالب حق کو اصول کے سمجھنے کا خوب موقعہ دے اور اس کا معاملہ بالکل اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے خواہ وہ اُسے قبول کرے یا اُسے رد کرے۔

ف اس میں شک نہیں کہ اسلام میں ایمان نجات کی ضروری شرط ہے مگر مجرد ایمان کو اسلام کچھ بھی قابل اعتبار نہیں سمجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں آیا ہے **الذین آمنوا** اسی کے ساتھ یہ بھی آیا ہے **و عملوا الصالحات** یعنی جو لوگ ایمان بھی لائے اور اس کے مناسب انھوں نے اعمال بھی کئے جو درحقیقت ایمان کا پھل ہیں قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی تاکید بہت جگہ آئی ہے

یہ شدید" تاکید اور اس کا بار بار اعادہ صاف بتاتا ہے کہ اس سے غرض کسی ایسے خطرناک شائع اعتقاد کی بیخکنی کرنا ہے جسنے محض ایمان کی خوبصورت لفظ کی اوٹ میں عمل صالح کی ضرورت کو کمزور بلکہ معدوم کردیا ہوگا - اور وہ اعتقاد بجز اس زہریلے اعتقاد کفارہ کے اور کیا ہوسکتا ہے جس کی تائید میں عمران کلیسیا کو یہ ضرورت پڑی کہ تمام مقدس نبیوں کو غیر معصوم اور بدکار خواہش پرست اور گنہگار ٹھہرایا - اور اس لئے کہ اعمال صالحہ کی قید سے بالکل آزاد ہوکر بہایم وار زندگی بسر کرنے کے لئے حجت پیدا کرسکیں الٰہی شریعتوں کو لعنت کا موجب قرار دیا اور کیا ہی موزون فقرہ گھڑ لیا - نجات اگر فضل الٰہی سے ہے اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہے گا اور اگر اعمال سے تو پھر فضل کچھ نہیں تو عمل عمل نہ رہے گا (روم ۱۱ : ۶) اگر اس فقرہ کے وہ برے معنی نہ لئے جائیں جن کی بنیاد پر کفارہ تسلیم کیا گیا ہے جو کسی طرح بھی انسانی فطرت کی سچی فلاسفی اور خدا تعالےٰ کی رحمت و عدل کو لازوال دھبہ لگانے کے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہوتا تو یہ فقرہ اسلام کی تعلیم کے موافق ہے عیسائیوں نے سخت نادانی سے یہ اعتراض کیا ہے کہ اسلام انسان کو اعمال صالحہ پر ناز کرنے کی تعلیم دیتا ہے - جو لوگ قرآن کریم کے اس عجیب راز سے واقف ہیں کہ کیوں اس ساری مقدس کتاب میں باری تعالیٰ نے فقط اپنی ذات کو قوائے انسانی کے مبادی ظہورات اور ان کے جذبات و میلانات کا علت اول یا علت العلل ہونے پر زور دیا ہے وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ جو تمام جسمانی اور قوائے روحانی کا عطا کرنا اور ان میں اپنی مرضی کے موافق اعمال صالحہ کی صلاحیت پیدا کرنا یہی اُس کا عین فضل اور عظیم فضل ہے ایمان اور اعمال صالحہ طبعاً کوئی دو متغائر چیزیں نہیں ہیں بلکہ بالکل ایک ہی ہیں - یہ بالکل صاف بات ہے کہ کسی چیز کی نسبت علم کا ہونا اُس علم کے حسب حال انسان کو کسی حرکت پر جسے عمل یا فعل یا ترک عمل یا ترک فعل کہہ سکتے ہیں مجبور کرتا ہے - مثلاً سم الفار اور سانپ اور دیگر تمام موذیات کا علم جس کی نسبت انسان ایمان لاچکا ہے کہ اس کی محبوب ترین اشیاء (صفت بقا) کے وہ مخالف ہیں اُسے اضطراراً اجتنابی حرکت یعنی ترک عمل پر مجبور کرتا ہے اور منفعت بخش اشیا کی صورت اُن کی نسبت پہلے ایمان اور اعتقاد بالیقین کی وجہ سے اُسے عمل اور اختیار پر مائل کرتی ہے - اور سب امور بالکل فطری اور جبلی ہیں - جیسے اعضاء و جوارح اور مادی اور مدرکات میں تالم اور تنعم کے حواس محض وہبی ہیں اکتسابی ہرگز نہیں ویسے ہی تمام موذیات و منافع اشیاء محض باری تعالیٰ کے خلق و امر سے ہیں کسی مخلوق کی صناعت و صنعت کو ہمیں دخل کا امکان نہیں - انسان کو آئندہ آنے والے نفع اور غائب ضرر کا کچھ بھی علم نہیں دیا گیا - بنابراں مضار و موذیات سے محفوظ رکھنا اور مفیدات و منافع سے متمتع کرنا محض اُس کے فضل سے ہے - اسی واسطے صادق کتاب (قرآن) نے جو انسانی بناوٹ اور اس کے میلان کو بخوبی سمجھتی ہے کیونکہ خالق انسان کی طرف سے ہے انسان کو ایمان اور عمل کی سچی فلاسفی کی تعلیم دیتے ہوئے سکھایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین - یعنی جہاں انسان کو یہ سکھایا ہے کہ وہ اُسی کی فرمانبرداری کا اقرار کرے اور اپنی عبودیت کو عملی طور پر ثابت کرے اور اس لئے ان لفظوں کو اقرار کرے کہ "ہم تیری ہی اطاعت کرتے ہیں" - ساتھ ہی دوسرا نہایت ضروری جملہ تلقین کیا ہے " اور اس عہد کے قائم رکھنے اور اس اقرار کے ایفا پر ہم ہر طرح کی مدد بھی تجھ سے ہی مانگتے ہیں - "یعنی ہم اتنے بڑے ہیبت ناک اقرار عبودیت پر جو تیری عظمت الوہیت کے شایاں ہو با ایں ہمہ ضعف و نقص بشریت کیونکر قادر ہوسکتے ہیں - کیونکہ ہمارے قوٰی میں ایسی ایسی پر زور جذبات - لگام شکن میلان بھی ہیں جنھیں ہم عدم علم اور عدم قوت مقابلہ کی وجہ سے تیری پوری مرضیوں اور سچی خواہشوں کے قالب میں ڈھال نہیں سکتے اور نیز اپنی محیط قدرتوں اور باریک حکمتوں کے تقاضا سے اگر وہ قوی ہی ہم سے چھین لے جو تیری عبادت اور تعظیم و جلال کے اختیار کرنے سے مسرور و متمتع ہوسکتے ہیں تو ہم علاوہ عدم ایفاء اقرار کسی عبادت یا نہایت سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھہ سکتے - لہذا ان سب امور کے سرانجام کے لئے تیرے فضل سے التجا کرتے ہیں کہ توفیق بھی تیری ہی طرف سے نازل ہو - اس دوسرے جملہ سے انسان کے ہر طرح کے غرور و فخر اور گھمنڈ کو جو وہ عبادات الٰہی کی بجا آوری اور اعمال صالح کے اظہار پر کرسکتا تھا خاک میں ملا دیا ہے - اور عین فطرت انسانی کے موافق ثابت کردیا ہے کہ ایمان اور اس کا پھل یعنی عمل صالح دونوں عطائے ربانی اور اس کے فضل سے ہیں - پھر اس کے بعد سکھایا اھدنا الصراط المستقیم یعنی ہمیں سیدھی راہ بتا جس سے مراد وہ اعمال صالحہ ہیں جو انسان کی اس جہان کی زندگی میں آنے والی زندگی کے لئے

میگزین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

اخوانی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ
میگزین اب بالکل مرتب ہو چکا ہے تین نمبروں کے لئے خود حضرت اقدس علیہ السلام نے مضمون لکھا ہے اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے انگریزی میں اس کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ پہلے سوچا گیا تھا کہ پہلا نمبر اکتوبر میں شائع ہو مگر حضرت اقدس امام علیہ السلام کے مبارک قلم سے ایک عظیم الشان مضمون کا نکلنا اس امر کا محرک ہوا کہ اکتوبر والی تدبیر کو بہت نزدیک کی تاریخ اشاعت سے بدلا یا جائے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مشتاق بھائیوں کی دلچسپی کے لئے چند لفظوں میں لکھدوں کہ ان دو تین نمبروں کا مضمون کیا ہو گا۔ وہ ہو گا "بیسویں صدی کا مذہب" یعنی یہ صدی جس میں اب ہم ہیں اپنے قرائن اور محرکات اور اسباب موجودہ کے لحاظ سے کس مذہب کو چاہتی ہے اور کون سے بدقسمت مذہب ہیں جن کے لئے بادِ فنا گھات میں بیٹھی ہے اور اُن کے وہ کون سے اجزا ہیں جو علوم کے صدمات کی تاب نہ لا کر عنقریب پاش پاش ہونیوالے ہیں۔

ان مذاہب باطلہ میں سے مخصوصاً **نصرانیت** کو بحث اور تفتیش کا آماجگاہ اور جولانگاہ بنایا گیا ہے۔ **عیسویت** کی سارے ستونوں یسوع کی خدائی **کفارہ۔ تثلیث۔ معصومیت** اور **معجزات** کی نسبت ایسی بحث کی گئی ہے کہ اس سے پہلے جب سے مباحثات کا باب کھلا ہے کبھی نہیں ہوئی۔ ان ستونوں کو گرا کر چھت کو زیر و زبر کر دیا گیا ہے **اور انجیل** کی **تحریف** پر **قرآن کریم** سے ایسا بین استدلال اور حملہ کیا گیا ہے کہ اس میدان کے پہلے نبرد آزماؤں سے کسی کے دل میں کبھی نہیں گذرا۔ پھر **قرآن کریم کی تعلیم** اور **انجیل کی تعلیم کا مقابلہ** اور جناب یسوع کے اخلاق اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مقابلہ و موازنہ بیر کن بسط سے کیا گیا ہے اور بڑی صفائی سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جس کے جوہر میں بقا کا مادہ رکھا گیا ہے اور یہی ایک روشن طریق ہے جس کے قبول کرنے کے لئے فطرتوں میں میلان ہو رہا ہے اور اسباب اس کی مساعدت کر رہے ہیں۔

غرض یہ ایسا مضمون ہے کہ انگریزی زبان میں اس کے شائع ہونے کی ضرورت مدت سے محسوس ہوتی تھی اور اب اس کا وقت آگیا ہے۔ یہ اُس آخری **آدم** کی طرف سے جو آدم اول کے موذی دشمن سانپ کا سر کچلنے کے لئے ازلاً مقدر و موعود تھا کاری حربہ رونما ہے۔ حق کو اس سے وہی قوت حاصل ہو گی جو

لیظہرہ علی الدین کلہ

میں اس آخری زمانہ میں اس کے لئے وعدہ کی گئی تھی۔ اب دین اسلام غریب نہیں رہے گا اب بھیڑیے اور جنگلی کتے پہلے کی طرح اس پر شیر نہیں ہو سکیں گے۔ وہ کس مپرس اور یتیم نہ رہے گا۔ اس کی سچائی کی قوت اور دلائل کا زور باطل کے دانت پیچھے کر دے گا۔ کوبرا زہریلی جیبھ منہ سے نکال نہیں سکے گا اور نہ ہی ڈسنے کے لئے لپکنے کا میلان دل میں پائے گا اس لئے کہ اس کی زہریلی تھیلیاں نکال ڈالی جائینگی اب سے وہ زبان درازی حملہ آور نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ زشت رو گندہ دہن پیرہ زال کی طرح گوشہ گمنامی میں منہ چھپائے رکھنے کو غنیمت سمجھے گا۔ دجل اور ملمع کاری کی آب جاتی رہے گی اور اصلی کھوٹی دھات باقی رہ جائے گی اور ایک جہان پر پوری بینائی سے کھل جائیگا کہ اس مزوّر دغا باز **شیطان** نے کب سے **آدم** کی نسل کو دھوکے کے جال میں پھنسا رکھا تھا **محمد** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی **عزت** ظاہر ہو گی۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ سچی **عصمت** اور **کامل نبوت** اور زندہ نشان اور زندہ برکات آپ ہی کی ذات پاک میں ہیں۔ قرآن کریم چمکتا ہوا نور اور ہر قسم کی بیماریوں کی شفا ثابت ہو گا اور آخر میں وہی **احد لم یلد و لم یولد** خدا معبود اور الٰہ مانا جائیگا جس کی طرف قرآن کریم نے رہنمائی کی ہے۔

عیسائیوں سے مباحثہ کرنے والوں کے ہاتھ میں اب سے یہی ایک مضمون ہو گا جس کے سہارے اور تقویت سے اُن کے دل گردے اور زبانوں میں حوصلہ اور ایمان پیدا ہو گا۔ اور یوں اسلام کی یہ جلیل خدمت آخرکار دانشمندوں کو یقین دلا دے گی کہ وہ انسان کامل لاریب خدا کی طرف سے اور اپنے سارے دعووں میں صادق ہے جو ساری اسلامی دنیا میں اکیلا حق کی طرف سے

---

*اس مضمون کی عزت اور شان اور بھی بڑھ جائیگی جب دنیا کو معلوم ہو گا۔ کہ اس مضمون کے آخر میں اس مشہور فتنہ انگیز کتاب امہات المؤمنین کا جواب بھی شامل کیا گیا ہے۔ منہ

اعلان

ایڈیٹر

دیکھو صفحہ ۱۰